بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۴	۵ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش	۳۰ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ	۵ جنوری ۱۹۴۶ء	نمبر ۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو بخار تو نہیں ہوا۔ مگر گھٹنوں میں درد کے آج کچھ آثار ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ احباب جماعت حضور کی کامل صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

— حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی وجہ سے آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

— حضرت مفتی محمد صادق صاحب تاحال بیمار ہیں۔ احباب کامل صحت تک دعا کرتے رہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — یکم صفر ۱۳۶۵ھ

جماعت احمدیہ کی مذہبی تقریب پر احرار کی انتہائی بدزبانی

ذمہ وار حکام کی لاپرواہی اور فرض ناشناسی

(از ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہماری ایک مقدس مذہبی تقریب ہے۔ جس کی بنیاد ہمارے عقیدہ کے رو سے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت رکھی۔ اور جس میں شامل ہونا اپنے پیروؤں کا مذہبی فرض قرار دیا گیا۔ چنانچہ نہ صرف ہندوستان کے تمام علاقوں سے بلکہ بیرون ہند کے کئی مقامات سے بھی احمدی مرد اور خواتین بشرط صحت و فرصت و عدم موانع تو بیر مقررہ تاریخوں پر حاضر ہونا کارِ ثواب سمجھتے۔ اور ہر قسم کی تکالیف اٹھا کر ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ اور ان ایام کا ایک ایک لمحہ ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف کے سننے عبادات میں مشغول رہنے اور مقدس مقامات کی زیارت کرنے میں گزارتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تقریب جماعت احمدیہ کے لئے نہایت مقدس مذہبی تقریب ہے۔ اور بعینہٖ وہی حیثیت رکھتی ہے۔ جو دیگر مذاہب کے لوگوں کی ان تقریبوں کو حاصل ہے۔ جو مقررہ ایام میں وہ اپنے مقدس مقامات پر مناتے ہیں۔ لیکن یہ کس قدر کھلے اور شرمناک ظلم اور جور کا مظاہرہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی اس مذہبی تقریب کے عین دوران میں چند احرار باہر سے قادیان میں آکر اور اس شارع عام پر لاؤڈ سپیکر لگا کر جہاں سے ہزاروں احمدی مرد اور خواتین گزرتی ہیں۔ ہمارے مقدس پیشواؤں کو دریدہ دہنی سے نہایت گندی غلیظ گالیاں دیتے ہزار ہا احمدیوں کی دلآزاری کرتے۔ اور انتہائی اشتعال دلاتے ہیں۔ مگر قیام امن کے ذمہ دار اور ہر قوم کے مذہبی حقوق کی حفاظت کرنے کے مدعی حکام ذرا بھی پروا نہیں کرتے۔ بلکہ پولیس کو ان کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا جاتا۔ اور اس طرح فتنہ و شرارت کرنے میں ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

احرار نے ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی اس طریق سے فتنہ انگیزی اور جماعت احمدیہ کی دلآزاری میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا تھا۔ جس کی طرف ذمہ وار حکام کو آئینی طریق پر توجہ دلائی گئی۔ اور اس شرارت کا انسداد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس پر نظارت امور عامہ کو بتایا گیا۔ کہ گورنمنٹ یہ صورت حال پسند نہیں کرتی۔ اور یقین دلایا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے ایام میں مخالفین کے جلسوں پر پابندی عائد کی جائے گی۔ اور ایک ذمہ دار افسر کی طرف سے یہاں تک کہا گیا۔ کہ وہ اس معاملہ میں سنجیدگی سے تدابیر اختیار کرنے والے ہیں۔ لیکن افسوس کہ وقت پر ان میں سے کوئی ایک بات بھی درست ثابت نہ ہوئی۔ اور ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بٹالہ کے احرار نے قادیان آکر اور عین راہ گزر پر اڈا جما کر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاف اس قدر بدزبانی اور بکواس کی۔ کہ انسانیت اور شرافت سر پیٹ کر رہ گئی۔ البتہ پولیس مزے لے لے کر سنتی رہی۔

احرار کا یہ طریق عمل اس قدر اشتعال انگیز تھا۔ کہ اگر احباب جماعت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے نہایت سختی کے ساتھ یہ ہدایت نہ ہوتی۔ کہ بالکل خاموش رہیں۔ اور یہ تنبیہہ یاد نہ ہوتی۔ کہ کسی نے انگلی بھی اٹھائی۔ تو اسے جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔ تو احرار کی کیا مجال تھی کہ اس قدر بدزبانی کرتے۔ اور پولیس بھی اس طرح پاس کھڑی ہو کر تماشہ دیکھتی رہتی۔ لیکن ہماری اس پابندی نے احرار کی شرافت اور ذمہ وار حکام کی فرض شناسی کے چہرہ سے نقاب اتار کر رکھ دیا۔ اور واضح کر دیا ہے کہ آئینی طور پر اپنے حق کا مطالبہ ان کے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ اور وہ قانون کی پابندی کرنے والوں کی بجائے قانون شکنوں کے آگے جھک جانا ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ جماعت احمدیہ اپنے مقدس مذہبی مرکز میں اور مقدس مذہبی تقریب کے موقعہ پر اس قسم کی دلآزاری اور فتنہ اندازی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ حکومت نے جو طریق عمل دیگر مذاہب کے مقدس مقامات اور مقدس تقریبات کے متعلق اختیار کر رکھا ہے وہی جماعت احمدیہ کے متعلق اختیار نہ کرے۔

نظارت امور عامہ نے اس بارے میں جماعت احمدیہ کے اہل الرائے اصحاب سے مشورہ طلب کیا ہے۔ اس کے بعد جو قدم اٹھایا جائیگا۔ وہ اس وقت تک آگے ہی آگے بڑھتا جائے گا۔ جب تک کہ ہمیں اپنا یہ حق حاصل نہ ہو جائیگا۔ کہ ہمارے مذہبی مرکز کی تقدیس کا بھی لحاظ رکھا جائے۔

اینٹ کا جواب پتھر

احرار کی فتنہ پردازیوں میں انکی پیٹھ ٹھونکنے والے ایک اخبار نے لکھا۔

"قصور میں مجلس احرار اسلام کا جلسہ ہوا لیگی شرفاء اور علیگڑھ کے طلباء نے حسب عادت مخالفانہ نعرے لگائے سمجھانے پر شرارتیں اور زیادہ ابھریں نتیجہ یہ ہوا۔ کہ احرار رضا کاروں کے ہاتھوں جلسہ گاہ سے نکال دیئے گئے ...... انہیں قصور میں اپنے غلط انداز کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اور اپنی عینکیں جوتیاں اور ٹوپیاں بطور جرمانہ جلسگاہ کی نذر کرنی پڑیں۔ لیکن احرار اور انکے حامی اس کارنامہ پر ابھی پوری طرح خوشی بھی نہ منا سکے تھے۔ کہ لدھیانہ سے یہ خبر پہنچ گئی۔ کہ وہاں احراری اور مسلم لیگیوں میں جو لڑائی ہوئی۔ اس میں ایک احراری مارا گیا۔ اور دو

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان چھپا کر شائع کیا

اخبارِ احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) ڈاکٹر ظفر الحق صاحب بھیروی ایران میں بیمار ہیں نیز ان کی ہندوستان واپسی کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ (۲) علی محمد خان صاحب کاٹھ گڑھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۳) چوہدری اکبر خان صاحب کاٹھ گڑھ بیمار ہیں۔ (۴) اہلیہ صاحبہ عبدالعزیز خان صاحب کاٹھ گڑھ بیمار ہیں۔ (۵) چوہدری محمد ابراہیم صاحب سماعیلہ نمونیہ سے بیمار ہیں۔ (۶) حوالدار محمد اسحاق شاہ صاحب ہاشمی ۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۷) محمد حسین صاحب ڈیرہ اسماعیل خان بعض مشکلات میں ہیں۔ (۸) حمیدہ بیگم صاحبہ قادیان عرصہ سے تپ دق سے بیمار ہیں۔ (۹) محمد عبدالحکیم صاحب اندوری کی عزیزہ خورشیدہ بیگم عرصہ سے بیمار ہے۔ (۱۰) سوندھا خان صاحب پنشنر سلیمان مرحوم بیمار بعض مشکلات میں ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

(۱۱) میرے والد ڈاکٹر گوہر الدین صاحب اور والدہ صاحبہ عرصہ ہوئے چار سال سے جاپانی قبضہ میں ہونے کی وجہ سے مفقود الخبر تھے۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب جنوری ہونے ان کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ خیریت سے ہیں۔ مگر میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ اور ابھی تک ہندوستان میں واپسی کا راستہ صاف نہیں ہوا۔ اور حالات مخدوش ہیں۔ احباب جماعت سے اور بزرگان سلسلہ سے خصوصیت کے ساتھ درخواست ہے۔ کہ وہ میری والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے نیز والدین کی بخیریت قادیان میں واپسی کے لئے درد دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار صلاح الدین فاتح قادیان۔ (۱۲) صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا یونیورسٹی کا امتحان شروع ہونے والا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

دعائے مغفرت (۱) میرا نہایت ہی پیارا بیٹا جمعدار چوہدری عبداللطیف بھٹی چار سال جنگی قیدیوں کے مصائب برداشت کرنے کے بعد گھر واپس آتے ہوئے ہوائی جہاز کے حادثہ کی وجہ سے مجھے ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے عزیز مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ عنایت اللہ بھٹی احمدی سکنہ ننو کے۔ (۲) میرا لڑکا مرزا محمد صفدر اسلامیہ پارک لاہور ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء اچانک تشنج کے شدید حملہ سے وفات پا گیا۔ مرحوم جماعتی کاموں میں بہت دلچسپی لیتا تھا۔ مرحوم چھ بچے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ برکت علی مرزا از قادیان۔ (۳) میری نواسی زہرہ خاتون چھ ماہ بیمار رہ کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں والی بچی تھی۔ سلسلہ سے اسے بڑی محبت تھی۔ احباب اسکی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک عبدالمجید گجرات۔

امتحان مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب نجم الہدیٰ کے امتحان کے لئے ۱۰ مارچ ۱۹۴۶ء بروز اتوار مقرر ہے۔ مجالس میں شامل ہونے والے امیدواران کے اسماء جلد از جلد بھجوا دیں تا انہیں رول نمبر اور پرچے بھجوائے جا سکیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مدراس میں شاندار جلسہ سیرت النبی

چند سال کے وقفہ کے بعد دسمبر ۱۹۴۵ء میں بمقام الگیور مدراس شہر میں جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ جس میں بکثرت مسلم حکام و رؤسا شہر و معززین نے شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ جو جناب مولوی عبدالرزاق صاحب پیش امام مسجد مبیل آباد نے کی بعدہٗ ثانی جناب غلام محمد صمدی صاحب سعید قاضی مسجد نقشہ انگلان نے تقریباً پون گھنٹہ اس موضوع پر تقریر کی کہ حضور رسالت مآب کی صداقت کا اثر تمام آفاق و انفاس میں نمودار ہے۔ بعد ازاں خان بہادر مولوی محمد صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر ایک بیان پڑھا۔ اور ثابت کیا کہ یہ آنحضور کے اخلاق حسنہ اور قوت قدسی کا نتیجہ تھا۔ کہ ایک ہم وحشی قوم نہ صرف مہذب بلکہ باخدا قوم بن گئی۔ آخر میں سیٹھ الیس ایم حسن صاحب نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا حاضرین کی تواضع شربت اور پھولوں سے کی گئی۔ چونکہ اس علاقہ میں نومبر میں شدید بارش ہوتی ہے۔ اس وجہ سے نومبر کی بجائے دسمبر میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ (نامہ نگار)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد کے کامیاب کرنے کے لئے انسپکٹروں کا دورہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے لئے دو انسپکٹروں کا تقرر منظور فرمایا ہے۔ (۱) ۷ر جنوری ۱۹۴۶ء سے ملک احمد خان صاحب علاقہ بار یعنی اضلاع شیخوپورہ لائل پور سرگودہا اور جھنگ میں شیخوپورہ سے اپنے پروگرام کے مطابق دورہ شروع کریں گے۔ (۲) میاں محمد یعقوب صاحب گوجرانوالہ سے اضلاع گوجرانوالہ۔ گجرات اور جہلم کے لئے دورہ کریں گے۔

ان انسپکٹروں کی تقرر کی بڑی غرض یہ ہے۔ کہ وہ احمدی جو اب تک تحریک جدید کے جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔ حالانکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے۔ کہ وہ شامل ہو جائیں۔ مگر تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت ان کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ ایسے احباب کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات اور خطبات کے ذریعہ تحریک کریں گے۔ تا وہ اپنی خوشی سے تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہوں۔ اس کے لئے ہر جگہ کے مقامی عہدیداروں کے تعاون اور مدد کی ضرورت ہے۔ تا تحریک جدید کا دفتر دوم کامیاب ہو۔ در اصل انسپکٹر عہدیداروں کے لئے ایک مددگار کے طور پر ہے۔ احباب کا اپنا فرض بھی یہی ہے کہ وہ حضور کے ارشادات کی تعمیل میں اپنی اپنی جماعت کے ان احباب کو جو شامل نہیں۔ دفتر دوم میں شامل کریں۔ اور اب تو ایک رعایت بھی ہو گئی ہے۔ کہ ایسے احباب ایک ماہ کی پوری آمد یکمشت یا ایک ماہ کی آمد کا تین چوتھائی یا کم سے کم نصف دیکر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ پس ہر جماعت کے عہدہ داروں کو خود بخود اپنے اس فرض کو ادا کرنا چاہیئے۔ اور وہ جو دفتر اول میں شامل تھے اور اب بارھویں سال کا وعدہ کرنے والے ہیں یا کر چکے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی جگہ نئی پانچ ہزاری فوج کا ایک سپاہی دیں۔ غرض یہ ہے کہ انسپکٹروں کا تقرر مقامی عہدہ داروں کی مدد کے لئے ہے۔ پس ہر جماعت جہاں وہ جائیں۔ ان کے ساتھ تعاون کرے۔

خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ہمارا دیس

از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر

پردیس عزیز وہ ہے ہم کو جس دیس میں جینا بن جائے
یہ ہند ہمارا حبشہ ہے جب تک نہ مدینہ بن جائے

ہے گرچہ کنارہ دور بہت ہر چند ہوا ہے زوروں پر
گر ڈوبنا تجھ کو آ جائے ہر موج سفینہ بن جائے

وہ ارض مقدس ہے جس پر سایہ ہو خدا کے بندے کا
موسیٰ ہو تو خاک کا ہر ذرہ اک وادیٔ سینا بن جائے

ہے قادیاں ایسی پاک زمیں جس پر کہ مسیحا اترا ہے
یاں نابینا بھی گر آئے تو فوراً بینا بن جائے

تنویر ہر ایک بلندی بھی پستی ہے اگر دل کافر ہو
مومن ہو تو ہر اک سانس تری افلاک کا زینہ بن جائے

اعلان نکاح

مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۵ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے عزیزم بشارت الرحمٰن لیکچرار تعلیم الاسلام کالج قادیان کا نکاح حمیدہ بیگم بنت مرزا غلام رسول صاحب پشاوری سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ تعلق مبارک کرے۔

عطاء محمد جالندھری دارالرحمت قادیان

حقیقتِ نبوت مستلزم ہے کہ نبوت حسبِ ضرورت جاری رہے

جناب قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کی تقریر

(۱)

جناب قاضی صاحب موصوف نے ۲۷ر دسمبر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب ذیل تقریر فرمائی

قل ان ادری اقریب ما توعدون ام یجعل لہ ربی امدا۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربہم واحاط بما لدیہم واحصی کل شیء عددا۔

احباب کرام میرے مضمون کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول۔ یہ کہ نبوت کی حقیقت کیا ہے۔ حصہ دوم۔ یہ ہے کہ کیا اس حقیقت کو مستلزم ہے۔ کہ نبوت حسب ضرورت جاری رہے

مضمون کی اہمیت

یہ مضمون اس لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کہ ہمارے اور غیر مبایعین اور غیر احمدیوں کے درمیان جو اختلاف ہے۔ وہ اسی وجہ سے ہے۔ کہ غیر مبایعین اور غیر احمدیوں نے نبوت کی حقیقت کو صحیح طور پر نہیں سمجھا۔ اگر وہ اس حقیقت کو سمجھ لیں۔ تو مسئلہ نبوت کے متعلق ہمارے اور ان کے درمیان جو اختلاف ہے وہ فوراً رفع ہو جائے۔

غیر مبایعین نبی کے لئے صاحب الشریعت ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور چونکہ کوئی امتی صاحب شریعت جدیدہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ کہ کوئی امتی نبی نہیں ہو سکتا غیر احمدی چونکہ ہر نبی کے لئے صاحب الشریعت جدیدہ ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔ اس لئے وہ حضرت عیسے نبی اللہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنکر آنے کو ممکن سمجھتے ہیں۔ ہاں ان کے نزدیک انبیائے سابقین میں سے حضرت عیسے نبی اللہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بن کر آسکتے ہیں۔ مگر کوئی امتی مقام نبوت حاصل نہیں کر سکتا۔

پس اگر غیر مبایعین اور غیر احمدیوں پر یہ حقیقت واضح ہو جائے۔ کہ امتی کا نبی ہونا ممکن ہے۔ اور امتیت مانع نبوت نہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جو غیر امتی کے علاوہ امتی کو بھی مل سکتی ہے۔ تو ہمارا ان لوگوں سے اس مسئلہ میں جو بنیادی اختلاف ہے وہ مٹ جاتا ہے۔

غیر مبایعین کے عقیدہ کا ابطال

غیر مبایعین کا یہ عقیدہ تو سراسر باطل ہے کہ نبی کے لئے صاحب شریعت جدیدہ ہونا شرط ہے۔ کیونکہ اللہ تعالے قرآن مجید میں فرماتا ہے انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی و نور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا (مائدہ ع ۷) کہ بے شک ہم نے توریت نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور اس توریت کے ذریعہ بہت سے نبی فیصلہ کیا کرتے تھے۔ جو خود بھی توریت کو ماننے والے تھے۔

پس اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ تورات کے بعد جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کتاب تھی کئی غیر تشریعی انبیاء آئے۔ جو لوگوں کو تورات کی پیروی کی تلقین کرتے تھے۔ اور خود بھی تورات کے تابع تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں فرماتے ہیں

"نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں"۔

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت موسےٰ علیہ السلام نبی مرسل تھے اور ان کی توریت بنی اسرائیل کی تعلیم کے لئے کامل تھی۔ اور جس طرح قرآن کریم میں آیت الیوم اکملت لکم ہے۔ اسی طرح تورات میں بھی آیات ہیں۔ جن کا مطلب ہے۔ کہ بنی اسرائیل کو ایک کامل کتاب دی گئی۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی تورات کی یہی تعریف ہے۔ ثم اتینا موسی الکتاب تماما علی الذی احسن و تفصیلا لکل شیء (تامل۔ انعام ع ۲۰) لیکن باوجود اس کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے۔ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم تورات سے دور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو توریت کے اصل منشاء کی طرف کھینچیں۔ اور جن کے دلوں میں کچھ شکوک اور دہریت اور بے ایمانی ہو گئی ہے۔ ان کو پھر زندہ ایمان بخشیں"۔ (شہادۃ القرآن صفحہ ۴۲)

نیز فرماتے ہیں۔

"ہم نبی ہیں ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لائے۔ . . . بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف پیشگوئیاں کرتے تھے۔ جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو"۔ (مکتوب مندرجہ بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء)

حضرت عیسےٰ صاحب کتاب نہ تھے

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نبی اللہ ہونا تو غیر مبایعین کو مسلم ہے۔ ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"جیسا کہ ابن مریم نے حضرت موسیٰ کے دین کی تجدید کی۔ اور وہ حقیقت اور مغز تورات کا جس کو یہودی لوگ بھول گئے تھے۔ ان پر دوبارہ کھول دیا۔ ایسا ہی وہ مسیح ثانی جو مثیل موسےٰ کے دین کی جو جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تجدید کریگا"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۵ ایڈیشن اول)

پھر فرماتے ہیں:۔

"مسیح صرف اسی کام کے لئے آیا تھا۔ کہ تورات کے احکام شدومد کے ساتھ ظاہر کرے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ تا قرآن شریف کے احکام کی وضاحت بیان کر دیوے"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲ ایڈیشن اول)

پھر فرماتے ہیں:۔

"حضرت عیسےٰ صرف تورات کے وارث تھے . . . . اسی وجہ سے انجیل میں ان کو وہ باتیں تاکید سے کہنی پڑیں بیان کرنا پڑیں۔ جو تورات میں مخفی اور مستور تھیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"انجیل میں ہرگز کوئی شریعت نہیں۔ بلکہ توریت کی شرح ہے۔ جیسے مسیح توریت کی شرح بیان کرتے تھے۔ اسی طرح ہم بھی قرآن شریف کی شرح بیان کرتے ہیں"۔ (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء)

"صرف توریت ہی کتاب اس وقت تھی جو حلت و حرمت کے مسئلے بیان کر سکتی تھی۔ اور یہود کا اس امر میں جیسے عمل در آمد اس وقت تھا ویسے ہی اب بھی ہے۔ انجیل کوئی کتاب نہیں"۔ (الحکم ۳۱ر جولائی ۱۹۰۴ء)

احباب کرام ان حوالہ جات سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی شریعت جدیدہ لانے والے نبی نہ تھے۔ بلکہ توریت کے خادم الشریعت نبی تھے۔ جس طرح کئی اور انبیاء بنی اسرائیل میں سے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد خادم توریت کی حیثیت میں آئے۔ جن کے غیر تشریعی نبی ہونے کے متعلق قرآن مجید کی آیت یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور اقوال شاہد ناطق ہیں۔

پس جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کا یہ عقیدہ کہ ہر نبی کے لئے صاحب شریعت جدیدہ ہونا ضروری ہے۔ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات واقوال کے سراسر خلاف ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب کے نزدیک غیر تشریعی انبیاء

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانہ کے مجدد تھے۔ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں حقیقۃ النبوۃ وخواصہا کے ذیل میں نبوت کے ظہور کے متعلق فرماتے ہیں۔

ذالک اما بان یکون الوقت وقت ابتداء ظہور دولۃ وکبت الدول بہا فیبعث اللہ تعالیٰ من یقیم دین اصحاب تلک الدولۃ کبعث سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او یقصد اللہ تعالیٰ بقاء قوم و اصطفاہم علی البشر فیبعث من یقوم عوجہم و یعلمہم الکتاب کبعث سیدنا موسیٰ علیہ السلام او یکون لنظم ما قضی لقوم من استمرار دولۃ او دین یقتضی بعث مجدد کداؤد و سلیمان و جمع من انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام وھولاء الانبیاء قد تقضی اللہ بنصرہم علی اعداءہم کما قال ولقد سبقت

کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون دوداء ھولاء قوم یبعثون لاتمام الحجۃ۔

یعنی کبھی نبی کی بعثت کا وقت خاص سلطنت اور قوت کے غلبہ اور دیگر سلطنتوں کے سرنگوں کرنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ ایسے شخص کی بعثت کرتا ہے۔ جو اس دولت اور طاقت والوں کے دین درست کر دے۔ جیسے کہ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت۔ یا خدا تعالےٰ مقدر کرتا ہے۔ کہ کسی قوم کو باز رکھے۔ اور لوگوں کو ان پر برگزیدہ کرے۔ اس لئے ایسے شخص کو مبعوث کرتا ہے۔ جو ان کی کجی کو دور کر دے۔ اور ان کو کتاب الٰہی کی تعلیم دے۔ جیسے سیدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی بعثت۔ یا ان کو کا نظم ونسق ہوتا ہے۔ جو کسی قوم کے واسطے مقدر ہوتے ہیں۔ کہ ان کی دولت یا مذہب کی جس کی کسی مجدد کے ذریعہ اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔ باقی رکھی جائیں۔ جیسے کہ حضرت داؤد اور سلیمان اور انبیاء بنی اسرائیل کی ایک جماعت (مجدد) تھی۔ اور خدا تعالےٰ نے ان تمام انبیاء علیہم السلام کے لئے دشمنوں پر ظفر مندی کو مقرر کیا۔ جیسے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے (ترجمہ آیت) اپنے پیغمبروں کے لئے ہمارا پہلے ہی قول طے ہو چکا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ فتحمند رہیں گے۔ اور ہمارا لشکر ہی غالب ہو کر رہے گا۔ ان انبیاء کے علاوہ ایسے لوگ بھی ہوا کرتے ہیں۔ جو اتمام حجت کے لئے پیدا کئے جاتے ہیں۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ بعض انبیاء صرف صاحب شریعت نبی کے نظام دولت یا نظام دین کو چلانے کے لئے محض مجدد دین کی حیثیت میں آتے رہے ہیں۔ جیسا کہ حضرت داؤد، سلیمان اور انبیائے بنی اسرائیل کی ایک جماعت۔ پس غیر مبائعین اس عقیدہ میں امت محمدیہ میں بالکل منفرد ہیں۔ کہ ہر نبی کے لئے شریعت جدیدہ کا لانا ضروری ہے۔

غیر احمدیوں کے عقیدہ کا ابطال

احباب کرام! میں بتا چکا ہوں۔ کہ غیر احمدی دو قسم کے نبیوں کے قائل ہیں۔ ایک قسم کے نبی وہ ہیں۔ جو نئی شریعت لاتے ہیں۔ اور دوسری قسم کے وہ جو تابع شریعت سابقہ ہوتے ہیں۔ لیکن مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ اور تابع ہونے کے باوجود صاحب شریعت نبی کے امتی نہیں ہوتے۔ امت محمدیہ میں مسیح نبی اللہ کے آنے کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ اس سے غیر احمدی یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بن کر آئیں گے۔ اور وہ امتی نبی کی حیثیت میں ہوں گے۔ مگر یہ عقیدہ بھی بالکل باطل ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام چونکہ وفات پا چکے ہیں۔ اور ان کی وفات قرآن مجید کی قطعیۃ الدلالت آیات سے ثابت ہے۔ اس لئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نہیں آسکتے۔

کوئی گذشتہ نبی امت محمدیہ میں نہیں آسکتا

وفات مسیح کا مضمون ایک الگ اور مستقل مضمون ہے۔ اس وقت میں اس کے متعلق دلائل تو پیش نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن مجید نے اس بات کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ کوئی گذشتہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ نور میں فرماتا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ (نور ع ۷) کہ خدا تعالےٰ نے ان لوگوں سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اعمال صالح بجا لائے۔ یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ ان کو زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ پہلے لوگوں میں کوئی شخص امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس امت میں پہلے لوگوں کے مثیل خلیفے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جس پر کما میں ک حرف تشبیہ واضح طور پر دلالت کر رہا ہے۔ حرف تشبیہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مغائرت کو چاہتا ہے۔ یعنی مشبہ جو امت محمدیہ کے خلفاء ہیں۔ اور مشبہ بہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے خلفاء ہیں۔ الگ الگ وجود ہیں۔ پس امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے خلفاء میں سے کوئی نہیں آسکتا۔ ہاں پہلے خلفاء کا مثیل آسکتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوا۔ کہ امت محمدیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو نہیں آسکتے۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل خلیفہ ضرور آسکتا ہے۔

اس آیت کی روشنی میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جس مسیح نبی اللہ کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ وہ مسیح ناصری علیہ السلام نہیں ہیں۔ بلکہ امت محمدیہ ہی کا کوئی خلیفہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل بن کر آنے والا تھا۔ اور اسی امتی خلیفہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ قرار دیا ہے۔

پس چونکہ حدیث میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ قرار دیا گیا ہے۔ اور قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ کہ پہلا کوئی نبی امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور امتی ہو کر نہیں آسکتا۔ اس لئے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ جس نبی اللہ کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ایک امتی ہے۔ لہٰذا قرآن مجید اور حدیث کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کا نبی اللہ ہونا ممکن ہوا۔ اور غیر احمدیوں کا یہ خیال غلط قرار پایا۔ کہ امتی نبی نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدیوں کے اس خیال باطل کی ایک اور رنگ میں بھی تردید فرمائی ہے۔ حضور ریویو بر مباحثہ کے صد پر تحریر فرماتے ہیں۔

"اب جبکہ یہ بات طے پا چکی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے۔ اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے۔ اور جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی غلامی کی طرف منسوب نہیں۔ تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا۔ تو اس صورت میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان سے اتارنا اور پھر ان کی نسبت تجویز کرنا کہ وہ امتی ہیں۔ اور ان کی نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہے۔ کس قدر بناوٹ اور تکلف ہے۔ جو شخص پہلے نبی قرار پا چکا ہے۔ اس کی نسبت یہ کہنا کیونکر صحیح ٹھہرے گا۔ کہ اس کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چراغ نبوت سے مستفاد ہے۔ اگر اس کی نبوت چراغ محمدیہ سے مستفاد نہیں۔ تو پھر وہ کن معنوں سے امتی کہلائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ امت کے معنی کسی پر صادق نہیں آسکتے۔ جب تک ہر ایک کمال اس کا نبی متبوع کے ذریعہ سے اس کو حاصل نہ ہو۔ پھر جو شخص اتنا بڑا کمال نبی کہلانے کا خود بخود رکھتا ہے۔ وہ امتی کیونکر ہوا۔ بلکہ وہ تو مستقل طور پر نبی ہوگا۔ جس کے لئے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ اگر کہو پہلی نبوت اس کی جو براہ راست تھی۔ دور کی جائے گی۔ اور اب از سر نو باتباع نبوی نئی نبوت اس کو ملے گی۔ جیسا کہ منشاء آیت (خاتم النبیین۔ ناقل) کا ہے۔ تو اس صورت میں یہی امت جو خیر الامم کہلاتی ہے۔ حق رکھتی ہے۔ کہ ان میں کوئی فرد بمعنی اتباع نبوی اس مرتبہ ممکنہ کو پہنچ جائے۔ اور حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتارنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر امتی کو بذریعہ انوار محمدی کمالات نبوت مل سکتے ہیں۔ تو اس صورت میں کسی کو آسمان سے اتارنا اصل حق دار کا حق ضائع کرتا ہے۔ اور کون مانع ہے جو کسی امتی کو فیض پہنچایا جائے۔ تا نمونہ فیض محمدی کسی پر مشتبہ نہ رہے۔ کیونکہ نبی کو نبی بنانا کیا معنے رکھتا ہے۔ مثلاً ایک شخص سونا بنانے کا دعوے رکھتا ہو۔ اور سونے ہی پر ایک بوٹی ڈال کر کہتا ہے۔ لو سونا ہو گیا۔ اس سے کیا ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ کیمیا گر ہے۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کا کمال تو اسی میں تھا۔ کہ امتی کو وہ درجہ ورزش اتباع سے پیدا ہو جائے۔ ورنہ ایک نبی پر پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے۔ اسے امتی قرار دینا پھر یہ تصور کر لینا کہ جو مرتبہ نبوت حاصل ہے۔ وہ بوجہ امتی ہونے کے ہے۔ نہ خود بخود کس قدر دروغ بے فروغ ہے۔"

(ریویو بر مباحثہ صد ۸)

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی نبی نہیں بن سکتے۔ کیونکہ امتی کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہر ایک کمال اس کا نبی متبوع سے حاصل ہو۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو براہ راست نبی ہیں۔ ان کا کمال نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مکتسب اور مستفاض نہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا متقاضی ہے۔ کہ کوئی شخص براہ راست مرتبہ نبوت نہیں پا سکتا۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں نبی بن کر وہی شخص آسکتا ہے۔ جسے کمال نبوت و مرتبہ نبوت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کے طفیل حاصل ہو۔

بالفرض اگر غیر احمدی یہ کہیں۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پہلی نبوت دور کی جائے گی۔ اور نئی نبوت ان کو باتباع نبوی ملے گی۔ تو انہوں نے امتی کا نبی ہو جانا تسلیم کر لیا۔ اور جب اسی درجہ کا حصول امتی کے لئے ممکن ہؤا۔ تو امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل آپؐ کے امتی کو درجہ نبوت نہ دینا اور ایک نبی کی نبوت دور کر کے اسے امتی بنا کر اس کے لئے نئی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل اور واسطے سے تسلیم کرنا اصل حق دار کا حق ضائع کرنا ہے۔ کیونکہ جب یہ امت خیر الامم ہے۔ تو ہر خیر اور برکت اس کے اندر سے پیدا ہونی چاہیئے۔

غیر مبایعین کا رد

اس تحریر میں غیر مبایعین کا بھی رد ہے۔ جو امتی کے لئے نبوت کا مرتبہ ملنا ناممکن سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیمیاگر کی مثال دیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کمال اس امر کو قرار دیا ہے۔ کہ امتی کو نبوت کا درجہ آپ کی ورزش اتباع سے مل جائے۔ اب اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی برکت سے امتی نبی نہیں بن سکتا۔ بلکہ جیسے غیر مبایعین کہتے ہیں۔ اگر صرف جزوی نبی اور محدث ہی بنی بن سکتا ہے۔ جو نبوت ناقصہ ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معاذ اللہ کامل کیمیاگر کیسے ہوئے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے مقام کو کیمیاگر کی مثال دیکر بالکل واضح کر دیا ہے۔ کہ جس طرح کیمیاگر وہ ہے۔ جو تانبے کا سونا بنا دے۔ اسی طرح خاتم النبیین وہ نبی ہے۔ جو امتی کو نبی بنا دے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۴ میں فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ نے میری وحی میں بار بار امتی کر کے بھی پکارا ہے۔ اور نبی کر کے بھی پکارا ہے۔ ان دونوں ناموں کے سننے سے میرے دل میں نہایت لذت پیدا ہوتی ہے۔ اور میں شکر کرتا ہوں۔ کہ اس مرکب نام سے مجھے عزت دی گئی۔ اور اس مرکب نام کے رکھنے میں حکمت معلوم ہوتی ہے۔ تا عیسائیوں پر یہ ایک سرزنش کا تازیانہ لگے۔ کہ تم تو عیسٰی بن مریم کو خدا بناتے ہو۔ مگر ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس درجہ کا نبی ہے۔ کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے۔ اور عیسٰی کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے"

اس تحریر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین کا یہ خیال کہ امتی نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک باطل خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب انبیاء میں سے یہ ممتاز مرتبہ اور مقام صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہی عطا کیا ہے۔ کہ آپ کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں "خدا کی مہر نے یہ کام کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا۔ کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے۔ اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۹۷)

غیر مبایعین کہتے ہیں۔ اس جگہ نبی تراش سے مراد محدث تراش ہے۔ لیکن اگر خاتم النبیین کے معنی محدث تراش ہیں۔ تو پھر تو تمام انبیاء خاتم النبیین ہوئے۔ کیونکہ محدث تو پہلے انبیاءؑ کی پیروی سے بھی پیدا ہوتے رہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم النبیین کے معنی نبی تراش بیان کر کے فرماتے ہیں۔ یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضورؑ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی سے آپ کا ایک امتی مقام نبوت حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مخصوص مقام ہے۔ صرف آپ کو ہی خاتم الانبیاء قرار دے کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو گویا نبی تراش بتایا ہے۔ اور کوئی دوسرا نبی اس مرتبہ میں آپ کا شریک نہیں۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلٰی اٰل محمد۔

احباب کرام! اب تک میں بیان کر چکا ہوں۔ کہ غیر مبایعین کا یہ خیال درست نہیں۔ کہ نبی کے لئے صاحب شریعت جدیدہ ہونا اور غیر امتی ہونا ضروری ہے۔ اور غیر احمدیوں کا یہ خیال باطل ہے۔ امتی نبی نہیں ہو سکتا۔ پس گذشتہ بحث سے یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے۔ کہ نبوت کی حقیقت کو ان دونوں فرقوں نے نہیں سمجھا۔ اور اسی بحث سے یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے۔ نبی صاحب شریعت جدیدہ بھی ہوتے رہے ہیں۔ اور پہلی شریعت کے خادم بھی جو غیر امتی تھے۔ یعنی انہوں نے نبوت براہ راست حاصل نہ کی تھی۔

نیز آپ یہ بھی معلوم کر چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو خاتم النبیین ہیں کے ظہور کے بعد نہ کوئی صاحب شریعت جدیدہ نبی آ سکتا ہے۔ اور نہ ایسا غیر تشریعی نبی جو امتی نہ ہو۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد اب صرف امتی ہی نبی بن سکتا ہے۔

نبوت کی حقیقت

احباب کرام! اس بحث سے یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے۔ کہ تشریعی نبی مستقل یا براہ راست نبی یا امتی نبی صرف الگ الگ خصوصیات کے لحاظ سے تین اصطلاحیں ہیں۔ ورنہ نبوت کی اصل حقیقت کوئی ایسا امر ہے۔ جو ان تینوں میں مشترک طور پر پایا جاتا ہے۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ قدر مشترک کیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سب قسم کے انبیاء نبی کہلائے اور یہی قدر مشترک نبوت کی اصل حقیقت اور جامع مانع تعریف کہلانے کا مستحق ہوگا۔

نبوت کی تعریف

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا الّا من ارتضٰی من رسول (سورۃ جن) کہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اور وہ اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ و ۳۹۱)

عربی زبان میں نبی کے معنی

عربی زبان میں نبی کے معنی ہیں خبر دینے والا۔ اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے۔ ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہیں کہلا سکتا۔ اس طرح ایک خبر دینے سے نبی نہیں کہلا سکتا۔ نبیٌ بروزن فعیلٌ خود اپنے اندر تکرار فعل کا مفہوم رکھتا ہے۔

پس جو معنی زبان عربی میں نبی کے ہیں۔ قرآن مجید کی اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ ان معنوں کا حامل صرف رسول ہی ہو سکتا ہے۔ یعنی ایسا شخص ہی ان معنوں کا حامل ہو سکتا ہے۔ جسے دنیا کی ہدایت اصلاح اور تبشیر و انذار کے لئے بھیجا جائے۔ کیونکہ غیب کی خبریں دو ہی پہلو رکھتی ہیں۔ ایک پہلو تبشیر کا اور دوسرا انذار کا اور رسول مبشر بھی ہوتے ہیں اور منذر بھی۔ ماننے والوں کے لئے مبشر ہوتے ہیں اور منکرین کے لئے منذر۔

پس قرآن مجید کی اس آیت نے بتا دیا۔ کہ نبی کے لئے رسول ہونا شرط ہے۔ اور رسول وہ ہوگا۔ جس پر اظہار علی الغیب ہو۔ گویا دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مفہوم ہؤا۔ کہ رسول وہی ہو سکتا ہے۔ جو نبی ہو۔

گویا لغت عربی میں نبی کا جو مفہوم تھا۔ قرآن مجید نے اسے اصطلاحًا رسول کے لئے استعمال کیا ہے۔

پس ہر رسول کے لئے نبی ہونا یعنی اظہار علی الغیب کا مرتبہ پانا ضروری ہؤا۔ اور ہر نبی کے لئے رسول ہونا ضروری ہؤا۔ اور ان میں نسبت تساوی کی پائی گئی۔

گو پرانے علماء نے رسول اور نبی میں نسبت کے متعلق بہت ٹھوکریں کھائی ہیں۔ کسی نے رسول نبی میں تساوی کی نسبت تسلیم کی ہے۔ تو کسی نے عموم خصوص مطلق کی۔ اور کسی نے عموم خصوص من وجہ یعنی کسی نے کہا۔ نبی عام ہے رسول خاص ہے۔ کسی نے کہا۔ نبی خاص ہے۔ اور رسول عام ہے۔ کسی نے کہا۔ بعض رسول نبی ہوتے ہیں۔ بعض رسول نبی نہیں ہوتے۔ اور بعض نبی رسول ہوتے ہیں۔ اور بعض نبی رسول نہیں ہوتے۔ مگر یہ سب غلط باتیں ہیں۔ صحیح مذہب انہی لوگوں کا ہے۔ جنہوں نے تساوی کی نسبت تسلیم کی ہے۔ یعنی یہ تسلیم کیا ہے کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول ہوتا ہے۔ یہی مذہب قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق ہے۔

اظہار کا صلہ جب علیٰ ہو۔ تو اس میں غلبہ مراد ہوتا ہے۔ جیسے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا وہ خدا ہے۔ جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔ تا اس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے۔ پس لا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا الّا من ارتضٰی من رسول کی آیت میں اظہار کا صلہ علیٰ لا کر بتا دیا گیا ہے۔ کہ رسول اور نبی کو غیب کی خبروں میں غلبہ دیا جاتا ہے۔ اور غلبہ کا مفہوم کثرت اور صفائی کو چاہتا ہے۔ پس نبی اور رسول کی یہ تعریف ہوئی۔ کہ "ایسا شخص جس کو خدا انتخاب کر کے رسول کہے۔ اور اس سے مکالمہ مخاطبہ کرے۔ اور اس مکالمہ میں اسے امور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع دے۔ اور وہ امور غیبیہ اہم اخبار پر مشتمل ہوں"

پس یہ ہے نبی کی تعریف اور اس کی اصل حقیقت جو شخص اس تعریف کا مصداق ہونے والا ہو۔ اور اس حقیقت کا حامل ہونے والا ہو۔ اسے خدا تعالیٰ نبی اور رسول کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اور اسے دنیا کی طرف اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرماتا ہے۔

شریعت جدیدہ کا حامل ہونا یا غیر امتی ہونا نبوت کے لئے شرط نہیں۔ علمائے ظواہر تو بالعموم رسول اور نبی کے اصطلاحی جھگڑوں میں پڑے رہے۔ مگر علمائے روحانی نے اس کی کچھ حقیقت سمجھی ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی سرتاج صوفیائے کرام حدیث لا نبی بعدی کی تشریح میں فرماتے ہیں۔ فما ارتفعت النبوۃ بالکلیۃ ولھذا قلنا انما ارتفعت نبوۃ التشریع فھذا معنی لا نبی بعدہ۔

فتوحات مکیہ جلد ثانی صفحہ ۷۳

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں۔

فعلمنا ان قولہ لا نبی بعدہ ای لا شرع خاصۃ لا انہ لا یکون بعدہ نبی۔ کہ نبوت بالکلیہ نہیں گئی۔ اس لئے ہم نے کہا ہے نبوت تشریعی اٹھائی گئی ہے اور یہی معنی لا نبی بعدی کے ہیں۔

پس ہم نے سمجھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں نہ یہ کہ کوئی نبی ہی نہ ہوگا۔

پھر وہ لکھتے ہیں۔

فالنبوۃ ساریۃ الی یوم القیامۃ فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریع جزء من اجزاء النبوۃ فانہ یستحیل ان ینقطع خبر اللہ واخبارہ من العالم۔ اذ لو انقطع لم یبق للعالم غذاء یتغذی بہ فی بقاء وجودہ۔

فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰

کہ نبوت قیامت تک مخلوق میں جاری ہے۔ اگرچہ تشریعی نبوت منقطع ہوگئی ہے۔ پس تشریعی نبوت نبوت کے اجزا میں سے ہے۔ کیونکہ یہ امر محال ہے۔ کہ اللہ کی خبر اور اس کا خبر دینا دنیا سے منقطع ہو جائے۔ کیونکہ اگر امور غیبیہ کی اخبار منقطع ہو جائیں تو دنیا کے لئے اپنے (روحانی وجود) کے بقا کے لئے کوئی غذا ہی نہ رہے جسے استعمال کرے۔

امام علی قاری خاتم النبیین کے معنوں میں فرماتے ہیں۔ اذا المعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کے مذہب کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔

پس شیخ اکبر نبوت کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبر دیا جانا قرار دیتے ہیں اور اسے قیامت تک جاری مانتے ہیں۔ اور اس کے بند ہونے کو امر محال قرار دیتے ہیں۔ اور امام علی قاری آیت خاتم النبیین کے رو سے صرف ایسی نبوت کو بند مانتے ہیں جو ناسخ شرع محمدی ہو۔ یا مدعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود اور حقیقت نبوت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبوت کی حقیقت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رو سے انبیا علیہم السلام نبی کہلاتے رہے لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفےٰ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفےٰ غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفےٰ غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ)

احباب کرام! اس تحریر سے مندرجہ ذیل امور روز روشن کی طرح ظاہر ہیں۔

(۱) انبیا سابقین نبوتوں اور پیشگوئیوں کی رو سے نبی کہلاتے ہیں۔

(۲) ان نبوتوں اور پیشگوئیوں کے اس امت میں ملنے کا وعدہ ہے۔ پس امت میں نبی ہونا ضروری ہوا۔

(۳) یہ نبوتیں اور پیشگوئیاں مصفےٰ غیب ہیں جو حسب منطوق آیت لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول حاصل ہو۔ یعنی غیب پر پوری قدرت اور غلبہ بلحاظ کیفیت وکمیت۔

(۴) امت میں نبوت ملنے کا وعدہ آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں دیا گیا ہے۔

(۵) یہ نبوتیں اور پیشگوئیاں یا مصفےٰ غیب جس کی رو سے پہلے انبیاء نبی کہلاتے رہے۔ اور جو نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اب براہ راست نہیں مل سکتا۔

(۶) اب یہ مصفےٰ غیب کی موہبت جو نبوت اور رسالت کو چاہتی ہے۔ یعنی جس کے پانے والے کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ صرف بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کے دروازہ سے ہی مل سکتا ہے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہی ایسا مصفےٰ غیب پا سکتا ہے۔ جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے پس یہ موہبت نبوت تو وہی ہے۔ ہاں اب ذریعہ حصول دوسرا ہے۔ گویا امتی نبی اور انبیائے سابقین میں نفس نبوت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔

(۷) بروز ظلیت اور فنا فی الرسول امتی کی ترقی کا انتہائی مقام نہیں۔ ترقی کا انتہائی مقام تو نبوت ہے۔ اور بروز ظلیت فنا فی الرسول اس کے حصول کا صرف ذریعہ ہے۔ کیونکہ اسے دروازہ قرار دیا گیا ہے۔ پس نبوت کی تعریف۔ کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت امور غیبیہ ہوئی۔

نبوت کے اجراء کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین جس زمانہ میں قادیان میں تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی ہی مانا کرتے تھے۔ اور آیت اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر میں یہی بیان کیا کرتے تھے۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ چنانچہ بمقدمہ مولوی کرم دین ۱۹۰۳ء میں انہوں نے عدالت میں باقرار صالح یہ بیان دیا۔

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت"

اس بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مولوی صاحب نے زمرہ انبیاء میں داخل قرار دے کر مدعی نبوت قرار دیا ہے۔ اور آپ کے مکذب مولوی کرم دین کو کذاب۔ اور اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر میں مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا ہمیں بھی ایسی وسیع دعا کرنے کا حکم ہے۔ اور اسکی قبولیت بھی یقینی ہے۔ مخالف خواہ کچھ معنی کرے مگر ہم تو اس پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہیے مانگنے والا۔ (بدر ۱۳ جولائی ۱۹۰۸ء)

لیکن لاہور میں جا کر مولوی صاحب تفسیر بیان القرآن میں اس دعا کے ذریعہ نبوت ملنے کو ایک بے معنی بات قرار دے رہے ہیں۔

ملاحظہ ہو بیان القرآن تفسیر سورہ فاتحہ

چند اور حوالے

نبوت کی جو جامع مانع تعریف میں نے اشتہار ایک غلطی کے ازالہ سے بیان کی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی اور جگہ بھی درج فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰-۳۹۱ پر فرماتے ہیں:- "اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔"

چشمہ معرفت میں فرماتے ہیں" خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ جو کثرت و مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا۔" چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵ فرماتے ہیں:- "مکالمہ ومخاطبہ کیا بلحاظ کمیت کیا بلحاظ کیفیت کی وجہ سے نبی کہا گیا ہے.....

.....خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پا کر جو غیب پر مشتمل ہو زبردست پیشگوئیاں ہوں مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کے رو سے نبی کہلاتا ہے۔" (حجۃ اللہ صفحہ ۲)

"میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی قطعی اور بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶)

"جبکہ وہ مکالمہ ومخاطبہ اپنی کیفیت وکمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۲)

نتیجہ

ان تمام تحریروں کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کے نزدیک۔ نبیوں کے نزدیک خدا کی اصطلاح میں۔ اسلامی اصطلاح میں۔ اور خود مسیح موعود کے نزدیک نبی اسے کہتے ہیں۔

(۱) جسے مکالمہ مخاطبہ کثرت سے حاصل ہو۔

(۲) جس میں یقینی قطعی اور بکثرت پیشگوئیاں ہوں۔

(۳) بلحاظ کیفیت وکمیت وہ مکالمہ کامل ہو۔

(۴) کوئی کمی اور کثافت اس میں باقی نہ ہو۔

(۵) کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔

پس جس شخص کو خدا نبی کہیگا وہ ضرور ایسے مکالمہ مخاطبہ کی نعمت سے مشرف کیا جائیگا۔ یہ ہے حقیقت نبوت کی۔ اور یہی اسکی جامع مانع تعریف ہے۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۸۹۳۰ منکہ محمد حنیف قاضی ولد قاضی علی محمد صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ تعلیم وقف زندگی۔ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ حال وارد قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۸/۴۵ حسب ذیل وصیت لکھتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میں وقف شدہ ہوں مجھے وظیفہ ۔/۲۳/۱۱ روپے ملتے ہیں مع الاؤنس۔ یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرونگا۔ العبد قاضی محمد حنیف ناصر دینیاتی مبلغ کلاس قادیان۔ گواہ شد محمد افضل سکنہ گوجرانوالہ گواہ شد محمد افضل عالی قادیان۔

۱۹۵۰۷ محمد اسحاق ولد مولوی جان محمد صاحب عرف جند وڈا قوم جٹ جوئیہ پیشہ مزدوری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی بزدار ڈاکخانہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ دو مکان خام مع صحن تقریباً ۲ کنال ہوگا قیمتی ۔/۵۰۰ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت بیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد اسحاق موصی۔ گواہ شد محمد یعقوب قیسی میانی۔ گواہ شد علی محمد موصی صحابی انسپکٹر وصایا۔

۹۰۸۲ منکہ محمد عبداللہ ولد میاں خدا بخش صاحب قوم جنجوعہ پیشہ درزی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ کھاوڑا ضلع

سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ اس وقت ششماہی آمدنی مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا میری آمدنی غیر معین ہے۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد عبداللہ ادرحمہ۔ گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد شیر محمد موصی ادرحمہ

۸۶۳۰ منکہ نور محمد ولد بہادر علی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت پٹوار عمر ۴۱ سال ساکن پاکپٹن ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مکان سکونتی وقف شدہ قیمتی تقریباً دو ہزار روپیہ اور ماہوار آمدنی مبلغ ۔/۳۷ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا۔ اسکی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کے متعلق اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد نور محمد پٹواری پاکپٹن۔ گواہ شد وارث علی صراف پاکپٹن۔ گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (منیجر)
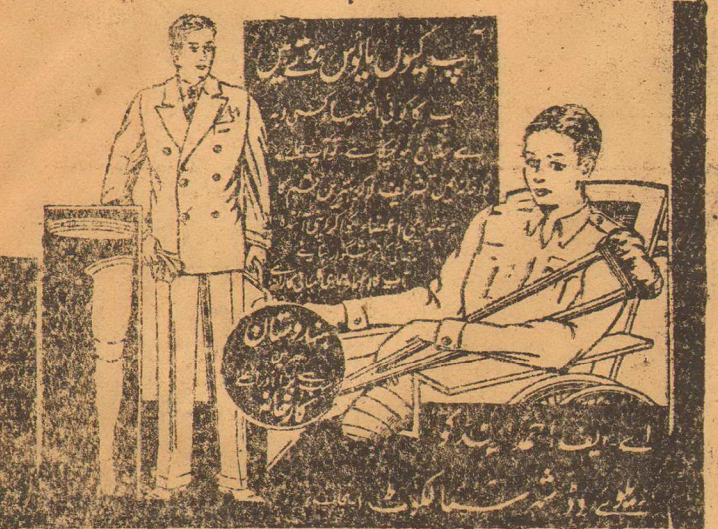
مولوی محمد علی صاحب کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گذشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی و مالی امداد حاصل کرنے کے لئے بان بوجھ کر ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ "حضرت مرزا صاحب مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ اور نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افترا ہے۔" تو ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتداء میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو تین سال سے بائیس ہزار روپیہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے۔ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرات نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہوگے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آرہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی صاحب کے ہم خیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپے کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہماری طرف سے مجموعہ ایک لاکھ روپیہ کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ موسومہ "حلف" اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ صرف کارڈ آنے پر مفت روانہ کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بٹاویہ ۴ر جنوری۔ ڈاکٹر فان مک نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہالینڈ کو انڈونیشین سے ضرور صلح کر لینی چاہیئے۔ جاوا میں بہت جوش پھیلا ہوا ہے۔ اور سب لوگ وزیر اعظم سلطان شہریار کے حامی ہیں۔

چنگنگ ۴ر جنوری۔ چینی کمیونسٹوں نے مارشل چیانگ کائی شیک کی یہ تجویز مان لی ہے۔ کہ امریکی ایلچی چینی گورنمنٹ اور کمیونسٹوں کی گفتگو میں حصّہ لے۔

ٹوکیو ۴ر جنوری۔ جنرل میکارتھر نے جاپانیوں کیلئے دو اور ہدایات جاری کی ہیں۔ ایک یہ کہ جاپان کی ان سب پارٹیوں کو ختم کر دیا جائے۔ جو دہشت پھیلاتی رہی ہیں۔ یا فوجی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہی ہیں۔ دوسرے ان پارٹیوں کو بھی ختم کر دیا جائے۔ جو دنیا کو فتح کرنے کے لئے جاپانیوں کو اکساتی رہی ہیں۔

یروشلم ۴ر جنوری۔ تل ابیب میں جھٹ پٹے کے بعد تین بہت زور کے دھماکے ہوئے۔ پھر شین گنیں چلنے کی آوازیں آئیں۔ اس کے بعد پولیس نے تلاشی شروع کر دی۔

دہلی ۴ر جنوری۔ مسلم لیگ کے مرکزی اسمبلی کے ممبروں کا جلسہ ۱۹ر جنوری کو دہلی میں ہوگا۔ جس میں مسٹر جناح بھی شامل ہوں گے۔ اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق غور و فکر کیا جائے گا۔

کلکتہ ۴ر جنوری۔ نوابزادہ لیاقت علی خان کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔ آپ آسام جائیں گے۔ مرکزی اسمبلی کے انتخابات کے متعلق انہوں نے کہا۔ اس سے ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ مسلمان کیا چاہتے ہیں۔

دہلی ۴ر جنوری۔ سر اکبر حیدری گورنمنٹ ہند کے محکمہ نشر و اشاعت کے وزیر نے کہا۔ امن کے زمانہ میں میرے محکمہ کا سب سے بڑا کام یہ ہوگا۔ کہ لوگوں کے طریق رہائش کو بہتر بنایا جائے۔ اور اس کے لئے حکومت نے جو انتظامات کئے ہیں۔ ان کی اشاعت کی جائے۔

دہلی ۴ر جنوری۔ جنگ سے واپس آنے والے شہریوں کی ملازمت وغیرہ کے لئے اعلان کیا گیا ہے۔ اس وقت تک ۲۹ دفتر کھل چکے ہیں۔ اور ان میں سٹاف مقرر کر دیا گیا ہے۔

بٹاویہ ۴ر جنوری۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ جاوا۔ بالی۔ مدورا جزیروں میں جن لوگوں نے اتحادی فوجی نظام کے خلاف کوئی حرکت کی ہے۔ ان پر ڈچ عدالتوں میں مقدمات چلائے جائیں گے۔

لاہور ۳ر جنوری۔ کیپٹن شاہنواز۔ کیپٹن سہگل اور لیفٹننٹ ڈھلوں جنہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ ۵ر جنوری کی صبح کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔

لاہور ۳ر جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ لاہور میں غیر منقولہ جائداد پر ٹیکس ماہ اپریل سے لگایا جا رہا ہے۔ یہ ٹیکس ۲۰۰ روپیہ کرایہ والے مکانات پر لگایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں محکمہ ٹیکسیشن پنجاب نے غیر منقولہ جائدادوں کی فہرستیں مرتب کر لی ہیں۔ اور عوام کے اعتراضات کی بھی سماعت ہو گئی ہے۔

لندن ۳ر جنوری۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ وادی والگاہ کے مشرقی حصّہ میں چاول کی کاشت کے نئے طریق کا کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ یہ کاشت خشک ڈھلوانوں میں ہوئی ہے۔ فصل پکنے سے پہلے پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہاں کی یہ فصل عام فصل سے ایک مہینہ پہلے تیار ہو جاتی ہے۔ اور چاول بھی اعلیٰ قسم کے اور زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔

لندن ۳ر جنوری۔ سنڈے ٹائمز رقمطراز ہے۔ کہ یوکرین کے قوم پرستوں نے روس کے خلاف گوریلا فوجی گروہ منظم کر لئے ہیں۔ اور وہ رومانیا اور مشرقی کارپیتھین علاقوں میں سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان گوریلوں کے مقابلہ کے لئے مہم بھیجی گئی ہے۔

ٹوکیو ۳ر جنوری۔ جنرل میکارتھر نے آج جاپانی حکومت کو ۲۰ ہزار ٹن چاندی گلانے اور صاف کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ اور صنعتی آلات تیار کرنے کے لئے بیس قیراط ہیرے واپس لینے کا حکم بھی صادر کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۳ر جنوری۔ لارڈ اردن سابق وائسرائے ہند کے مرمریں مجسمہ کے سر پر کسی نے سولا ہیٹ پہنا دیا۔ اور ناک کے قریب سے ایک رسی اور گلے میں ایک جھاڑو باندھ دیا۔ ہاتھ میں دو بانس کی لاٹھیاں دکھائی گئیں۔ اور ایک کاغذی ہار پشت پر لٹک رہا تھا۔ اس حرکت کے مرتکب کا ابھی تک پتہ نہیں چلا۔

امرتسر ۳ر جنوری۔ سونا ۸/۱۲/۹۸۔ چاندی ۸/۱۲/۱۴۴۔ پونڈ ۵۷/-۔

بمبئی ۳ر جنوری۔ سونا ۸۱/۱۲۔ چاندی ۹/۱۳۴۔ پونڈ ۸/۵۸۔

لندن ۳ر جنوری۔ آج ولیم جائس المعروف لارڈ ہاہا کو پھانسی دیدی گئی۔ یہ جرمن ریڈیو پر انگریزوں کے خلاف تقریریں کیا کرتا تھا۔

بٹاویہ ۴ر جنوری۔ بٹاویہ کے گرد برطانوی فوج نے جو محاصرہ کر رکھا تھا۔ اسے اب ہٹا دیا گیا ہے۔ جنوبی بٹاویہ میں انتہا پسندوں کی سرگرمیاں ابھی جاری ہیں۔

لدھیانہ ۴ر جنوری۔ آج شام کو ایک جلسہ میں احرار کا دوسرے مسلمانوں سے تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک احراری ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ پولیس نے پانچ آدمیوں کو زیر حراست کر لیا ہے۔ شہر کے چوکوں میں مسلح پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔

دہلی ۴ر جنوری۔ سردار عطاء اللہ خان سب جج دہلی کے اجلاس میں آج اس درخواست کی پھر سماعت ہوئی۔ جس میں صوبیدار شنگھارا سنگھ اور جمعدار فتح خان نے استدعا کی تھی۔ کہ ان کا مقدمہ فوجی کورٹ مارشل میں روک دیا جائے۔ سردار عطاء اللہ نے سماعت کے بعد کہا کہ میں نے ۲۲ر دسمبر کو حکم دیا تھا۔ کہ جب تک مقدمہ کا فیصلہ نہ ہو۔ مقدمہ کو عارضی طور پر فوجی عدالت میں روک دیا جائے۔ میں ایک ہفتہ تک فیصلہ کر سکوں گا۔ کہ مجھے اپنا فیصلہ بدلنا چاہیئے یا نہیں۔

کرکی ۴ر جنوری۔ انڈین نیشنل آرمی کے ۲۶ قیدیوں کو آج رہا کر دیا گیا۔

واردھا ۴ر جنوری۔ کانگرسی رکن مسٹر شنکر راؤ دیو نے ایک تقریر میں بتایا۔ کہ کانگرس ہندوستان میں نہ پاکستان قائم کرنا چاہتی اور نہ ہندو راج۔ بلکہ وہ کامن ویلتھ حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔